



## منتخب مشائخ اکوڑہ خٹک کی علمی و دینی خدمات (قیام پاکستان سے دورِ حاضر تک)

حافظ احمد اسماعیل فاروق

(ایم۔ فل۔ علوم اسلامیہ)

[Akorainsr@gmail.com](mailto:Akorainsr@gmail.com)

### Abstract

This study provides a comprehensive analytical account of the geographical, political, literary, and religious significance of Akora Khattak, Khyber Pakhtunkhwa, alongside the multifaceted contributions of its prominent Islamic scholars (Mashaikh) from 1947 to 2022. Following Pakistan's independence, Sheikh-ul-Hadith Maulana Abdul Haq established Darul Uloom Haqqania on September 23, 1947, effectively preserving the scholarly legacy of Darul Uloom Deoband and earning the region the epithet "Deoband-i-Sani". The paper critically examines the pedagogical methodologies, Hadith and Exegesis (Tafsir) discourse, and jurisprudential developments—notably Fatawa Haqqania—across three generations of local scholars. Additionally, it evaluates their strategic contributions to orthodox Sufism, anti-heretical reforms, constitutional Islamization in Pakistan, and international diplomacy during the Afghan Jihad. Methodologically, the study synthesizes descriptive, historical, analytical, and deductive research frameworks.

### Keywords

Mashaikh of Akora Khattak, Darul Uloom Haqqania, Deoband-i-Sani, Maulana Abdul Haq Fatawa Haqqania, Afghan Jihad

مقدمہ و تمہید (المقادم والتہید)

موضوع کا تفصیلی تعارف اور تاریخی اہمیت

برصغیر پاک و ہند کی اسلامی، علمی اور سیاسی تاریخ میں خیبر پختونخوا کا خطہ اور بالخصوص ضلع نوشہرہ کا تاریخی قصبہ اکوڑہ خٹک اپنی منفرد اور محیر العقول دینی و علمی خدمات کے باعث ایک درخشان باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اٹھارویں اور انیسویں صدی کے حوادث، ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں مسلم اقتدار کا زوال، اور پھر انگریزی استعمار کے تمدنی و تعلیمی غلبے نے برصغیر کے مسلمانوں کو اپنے وجود، عقیدے اور فکری بقا کے سنگین بحران سے دوچار کر دیا تھا۔ اس تلاطم خیز دور میں علمائے دیوبند نے ۱۸۶۶ء میں دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھ کر اسلامی تعلیمات کے تحفظ، حریت فکر، اور علوم نبویہ کی صیانت کا جو عظیم الشان فکری و تعلیمی محاذ قائم کیا، اس کے اثرات پورے جنوبی ایشیاء پر مرتب ہوئے۔

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے بعد، جب مسلم قوم کے لیے ایک آزاد نظریاتی مملکت وجود میں آئی، تو نوزائیدہ ریاست میں دینی علوم کی اشاعت، سنن نبویہ کی ترویج اور اخلاقی و روحی اقدار کی بحالی کا زبردست چیلنج درپیش تھا۔ اس نازک تاریخی موڑ پر اکوڑہ خٹک کی عظیم الشان علمی شخصیت، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور ان کے علمی رفقاء نے آگے بڑھ کر دارالعلوم دیوبند کے علمی، تدریسی اور اصلاحی تسلسل کو سرزمین پاکستان پر منتقل کرنے کا التزام کیا۔ ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھ کر اکوڑہ خٹک کو ایک بار پھر بین الاقوامی دینی و تعلیمی مرکز میں تبدیل کر دیا گیا۔

یہ تحقیقی مقالہ قیام پاکستان (۱۹۴۷ء) سے لے کر دورِ حاضر (۲۰۲۲ء) تک اکوڑہ خٹک کے منتخب مشائخ اور علمی شخصیات کی ان گوناگوں علمی، تدریسی، تصنیفی، فقہی، اصلاحی اور سیاسی خدمات کا گہرا، تحلیلی اور جامع احاطہ کرتا ہے جو انہوں نے نصف صدی سے زائد عرصے میں انجام دیں۔

### تحقیق کے بنیادی اہداف و مقاصد (Research Objectives)

اس توسیع شدہ تحقیقی مقالے کی تدوین و ترتیب کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

- اکوڑہ خٹک کے جغرافیائی، لغوی، تاریخی، سیاسی اور ادبی پس منظر کا ایسا جامع جائزہ پیش کرنا جو اس خطے کو دینی و علمی تحریک کا مرکز ثابت کرے۔
- قیام پاکستان کے بعد سے لے کر ۲۰۲۲ء تک اکوڑہ خٹک میں جنم لینے والی تین بنیادی علمی نسلوں (دور اول، دور ثانی اور دور ثالث) کے منتخب مشائخ کی تدریسی خدمات، مناجات تدریس اور تفسیری و حدیثی خصوصیات کو تفصیلاً واضح کرنا۔
- مشائخ اکوڑہ خٹک کے تحریری شہکاروں، مثلاً "فتاویٰ حقانیہ"، "دعوة الحق"، "ماہنامہ الحق" اور دیگر تالیفات و تحریری ذخائر کا فکری، شرعی اور اجتہادی محاکمہ کرنا۔
- سلاسل تصوف (چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ) میں مشائخ اکوڑہ خٹک کے عملی و باطنی کردار کا مطالعہ کرنا اور یہ ثابت کرنا کہ انہوں نے خانقاہی نظام کو "تصوف کتاب و سنت" کے سانچے میں کس طرح ڈھالا اور بدعات کا قلع قمع کیا۔
- اکوڑہ خٹک کے مشائخ کی ملی، سیاسی، قانون سازی اور بین الاقوامی اسلامی تحفظاتی تحریکوں میں خدمات کا جامع جائزہ فراہم کرنا۔

### تحقیق کے بنیادی سوالات (Research Questions)

1. اکوڑہ خٹک کے تاریخی، جغرافیائی اور اجتماعی حالات نے وہاں کے مشائخ کی سائنسی و دینی سوچ اور تدریسی اسلوب کو کس طرح متاثر کیا؟
2. دارالعلوم حقانیہ اور اکوڑہ خٹک کے دیگر مدارس نے دیوبند کے تعلیمی منہج کو اپنا کر کس طرح "دیوبند ثانی" کی فکری بنیادیں مضبوط کیں؟
3. فقہ حنفی، فتاویٰ نگاری اور جدید دور کے پیدا شدہ معاشی و اجتماعی مسائل میں مشائخ اکوڑہ خٹک نے کیا اجتہادی و شرعی خدمات سرانجام دیں؟
4. تصوف اور تزکیہ نفس کے باب میں اکوڑہ خٹک کے مشائخ نے بدعات و خرافات اور غیر شرعی رسومات کا خاتمہ کرنے کے لیے کیا عملی حکمت عملی اختیار کی؟
5. بین الاقوامی سطح پر افغان جہاد، تحریک تحفظ ختم نبوت، اور نفاذ شریعت کی تحریکات میں مشائخ اکوڑہ خٹک کا کیا تاریخی کردار رہا؟

### تحقیق کا جامع علمی طریقہ کار (Methodology)

اس توسیع مقالے کی تدوین میں اعلیٰ علمی معیارات کو برقرار رکھنے کے لیے متعدد تحقیقی مناجات کا امتزاج اختیار کیا گیا ہے:

#### توصیفی طریقہ کار (Descriptive Method)

مشائخ کی سوانح، سوانحی کوائف، علمی اسفار اور کتب کے اندراج کو تاریخی شواہد کی روشنی میں مرتب کرنے کے لیے۔

#### تاریخی طریقہ کار (Historical Method)

مغل، درانی، سکھ، انگریز، اور پاکستان کے مختلف ادوار کے تسلسل کو اکوڑہ خٹک کے ارتقاء کے ساتھ جوڑنے کے لیے۔

#### تحلیلی و تنقیدی طریقہ کار (Critical Method & Analytical)

فتاویٰ حقانیہ، ماہنامہ الحق اور مشائخ کے مناجات تدریس و افتاء کا علمی و فقہی محاکمہ کرنے کے لیے۔

#### استنباطی و موازنہ جاتی طریقہ کار (Comparative Method & Deductive)

مشائخ کے نصوص، فتاویٰ اور تحریروں سے جدید مسائل کا استنباط کرنے اور دیگر دینی مکاتب فکر کے مقابلے میں ان کے تفردات کو نمایاں کرنے کے لیے۔

باب اول: اکوڑہ خٹک کے تاریخی، جغرافیائی، سیاسی، ادبی اور ثقافتی حالات

فصل اول: اکوڑہ خٹک کی وجہ تسمیہ، بانی، شجرہ نسب اور ارتقائی تاریخ

خٹک قوم افغانستان اور پاکستان کی سرحد کے دونوں جانب بسنے والے پختون قبائل کی ایک عظیم الشان، جنگجو، صائب الرائے اور علمی صلاحیتوں سے مالا مال شاخ ہے۔ پختون نسب دانوں کے مطابق پختون قبائل چار بنیادی شجروں (سڑبن، بیٹ، غرغشت، اور کرلان) میں تقسیم ہیں۔ خٹک قبیلہ کا نسب سلسلہ کرلان (یا کرانی) طبقے سے ملتا ہے۔

نامور محققین (مثلاً پروفیسر پریشان خٹک، سید بہادر شاہ ظفر کا کخیل، اور روہیلہ تاریخ دانوں) کی تحقیقات کے مطابق "خٹک" لفظ دو حصوں پر مشتمل ہے: "خٹ" (جس کے معنی اونچی پہاڑی، چٹان، یاد رہے کے ہیں) اور "ک" (حرف نسبت)۔ اس طرح لغوی اعتبار سے خٹک سے مراد "پہاڑوں یا دروں میں سکونت اختیار کرنے والے خود دار لوگ" ہیں۔

#### ملک اکوڑ خان خٹک اور سرانے اکوڑہ کا قیام

خٹک قوم کے مورث اعلیٰ لقمان خٹک (بن برہان بن کرلان) تھے۔ لقمان کی ۱۲ویں پشت میں ایک نہایت مدبر اور سرفروش حاکم ملک اکوڑ خان خٹک پیدا ہوئے۔ ۱۵۸۵ء میں مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر نے کابل کی شاہراہ عام (جی ٹی روڈ) کی حفاظت اور پختون قبائل کی سرکشی پر قابو پانے کے لیے ملک اکوڑ خان کے ساتھ تہذیبی معاہدہ کیا۔ مغل حکومت نے انک سے نوشہرہ تک کی وادی ملک اکوڑ خان کو بطریق جاگیر سوئپ دی اور انہیں قافلوں سے محصول (Toll Tax) وصول کرنے کا حق دیا، بشرطیکہ وہ شاہراہ کی سیوریج کے ضامن بنیں۔

ملک اکوڑ خان نے ۱۵۸۶ء کے قریب دریائے کابل کے جنوبی ساحل پر اک باقاعدہ ٹرانزٹ مرکز قائم کیا جو ابتداء میں "سرانے اکوڑہ" کہلایا اور بعد ازاں ترقی کرتے کرتے اکوڑہ خٹک شہر کی شکل اختیار کر گیا۔

#### فصل دوم: جغرافیائی اہمیت اور سیاسی تحریک (مغل، درانی، سکھ، انگریز اور قیام پاکستان)

اکوڑہ خٹک کا قصبہ جغرافیائی اعتبار سے نہایت اہم عسکری اور تجارتی نقطے پر واقع ہے۔ یہ جی ٹی روڈ پر پشاور سے ۴۸ کلومیٹر مشرق اور انک سے ۳۵ کلومیٹر مغرب میں قائم ہے۔ اس کی سرحدیں مشرق میں انک، شمال میں صوابی، مغرب میں نوشہرہ اور جنوب میں کوہاٹ کے پہاڑی سلسلہ سے ملتی ہیں۔

#### سیاسی تحریک کے تاریخی ادوار کا تفصیلی جدول

| تاریخی دور              | اہم شخصیت / قائد                   | اہم تاریخی واقعات و سیاسی و دینی اثرات                                                         | علمی و فقہی حوالے                  |
|-------------------------|------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------|
| مغلیہ دور               | ملک اکوڑ خان، خوشحال خان خٹک       | مغلوں کے ساتھ معاہدہ، بعد میں اورنگزیب کے خلاف پشتون خودداری اور آزادی کی تحریک کا قیام۔       | تاریخ مرصع، کلیات خوشحال [cite: 3] |
| درانی و ابدالی دور      | سعد اللہ خان (سرفراز خان)          | ۱۷۶۱ء کی معرکہ پانی پت میں احمد شاہ ابدالی کا ساتھ، مرہٹوں کا قلع قمع اور "سرفراز خان" کا لقب۔ | پشتانہ و تاریخ پیر ۱۷۶۰ [cite: 3]  |
| سکھ راج و تحریک مجاہدین | سید احمد شہیدؒ، شاہ اسماعیل شہیدؒ  | ۲۱ ستمبر ۱۸۲۶ء کو معرکہ اکوڑہ؛ سکھ راج کے خلاف شب خون اور مجاہدین کی فتح۔                      | سیرت سید احمد شہیدؒ [cite: 3]      |
| برطانوی استعمار         | حاجی صاحب ترنگزئیؒ، شیخ الہندؒ     | آزاد مدارس کا قیام (۱۹۰۶ء)، تحریک خلافت، تحریک ہجرت اور انگریزی تعلیمی تسلط کا بائیکاٹ۔        | تحریک شیخ الہند [cite: 3]          |
| قیام پاکستان کے بعد     | مولانا عبدالحقؒ، مولانا سمیع الحقؒ | دارالعلوم حقانیہ کا قیام، تحفظ ختم نبوت، اسلامی آئین کی جدوجہد اور بین الاقوامی اسلامی تحریک۔  | دعوت الحق، فتاویٰ حقانیہ [cite: 3] |

**فصل سوم: کلاسیکی پشتوادب، خوشحال خان خٹک اور روایتی پشتونوالی اقدار**

اکوڑہ خٹک پشتوادب کا مرکز ٹھہرا ہے۔ پشتو کے معروف ترین حربی و فکری شاعر خوشحال خان خٹک (۱۶۱۳ء-۱۶۸۹ء) کا مرکز یہی خطہ تھا۔ خوشحال خان نے پشتو شاعری میں غزل، قصیدہ، مثنوی اور رباعی کو رائج کیا۔ ان کی کتب "دستارنامہ"، "فضل نامہ"، اور "سوات نامہ" میں پختون خودداری اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کا درس ملتا ہے۔ علامہ اقبال نے خوشحال خان کو "حکیم ملت افغانیہ" قرار دیا۔

اس کے ساتھ ساتھ اکوڑہ خٹک کے اجتماعی نظام میں "پشتونوالی" کے اصول (پت و حیا، میلستیا یعنی مہمان نوازی، نواتے یعنی معافی کا طریقہ، اور جرگہ) رائج تھے۔ مشائخ اکوڑہ خٹک نے ان پختون روایات کو اسلامی احکام کے تابع بنایا اور غیر شرعی پختون رسومات (مثلاً ولور اور تور) کی سختی سے ممانعت کی۔

**فصل چہارم: مساجد، خانقاہوں اور مدارس دینیہ کا قیام و ارتقاء**

اکوڑہ خٹک میں دینی تعلیم کا ارتقاء قدیم مساجد سے شروع ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد درج ذیل عظیم اداروں نے اس شہر کو عالمی مرجع بنایا:

1. دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک: ۲۳ ستمبر ۱۹۴۷ء کو شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے بنیاد رکھی۔ صرف ۸ طلباء سے شروع ہونے والا یہ ادارہ آج ہزاروں طلباء کا تعلیمی مرکز ہے جسے "دیوبند ثانی" کا لقب ملا۔

2. جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک: ۱۹۳۸ء میں مولانا سید کرم شاہ (مولانا بادشاہ گل) نے قائم کیا اور حفظ قرآن و کتب ابتدائیہ کی ترویج کی۔

3. دیگر مدارس: مدرسہ قصابانوں (بانی: مولانا سید عبدالرحیم)، مدرسہ صحرانی (بانی: مولانا عبدالنور صحرانی)، اور جامعہ فیض القرآن (بانی: حافظ فاروق احمد)۔

**باب دوم: مشائخ اکوڑہ خٹک کی تدریسی خدمات**

**فصل اول: دور اول (۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۰ء)۔ بانیان دارالعلوم حقانیہ اور ان کا اسلوب تدریس**

۱۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ (۱۹۱۲ء-۱۹۸۸ء)

حضرت مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمد جانؒ سے حاصل کی اور پھر دارالعلوم دیوبند گئے جہاں آپ نے مولانا حسین احمد مدنیؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا اعجاز علیؒ، اور مفتی کفایت اللہ دہلویؒ جیسے جہاں العلم سے کسب فیض کیا۔ ۱۹۴۳ء میں آپ کو دارالعلوم دیوبند کا باقاعدہ استاد مقرر کیا گیا۔ ۱۹۴۷ء میں پاکستان آمد کے بعد آپ نے دارالعلوم حقانیہ کی بنیاد رکھی۔

آپ نے ۱۹۴۷ء سے ۱۹۸۸ء تک مسلسل ۴۱ سال تک دارالعلوم حقانیہ میں \*\*صحیح البخاری\*\* کا درس دیا۔ آپ کا درس بخاری درج ذیل خصائص پر مشتمل تھا:

- ایجاز و اختصار: لغوی و فنی پیچیدگیوں میں پڑنے کے بجائے حدیث کے متن اور مدعا کو واضح کرنا۔
- تطبیق حیات: حدیث کے احکام کا موجودہ دور کے انسانی اور سیاسی حالات پر تطبیق دینا۔
- رد الجاد: منکرین حدیث اور مستشرقین کے اعتراضات کے عقلی و نقلی جوابات فراہم کرنا۔

۲۔ مولانا سید کرم شاہ المعروف بادشاہ گلؒ (۱۹۱۴ء-۱۹۹۲ء)

آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور حضرت مدنیؒ کے مجاز تھے۔ جامعہ اسلامیہ میں آپ نے دہائیوں تک مشکوٰۃ المصابیح اور کتب نحو و صرف پڑھائیں۔ آپ کے تلامذہ نے سرحد اور پنجاب کے اضلاع میں دینی خدمات کی شمع روشن کی، جن میں مولانا شبیر علی شاہ مدنیؒ اور شیخ عبدالسلام رستمی شامل ہیں۔

**فصل دوم: دور ثانی (۱۹۷۰ء تا ۲۰۰۰ء)۔ ارتقاء و تنوع**

۱۔ مولانا سید الحقؒ (۱۹۳۷ء-۲۰۱۸ء)

مولانا سید الحقؒ نے دارالعلوم حقانیہ سے فراغت کے بعد جامع الترمذی اور تفسیر قرآن کا طویل عرصہ درس دیا۔ آپ کے درس کا خاصہ طلباء میں فکر اسلامی کی بیداری، الجاد کے خلاف مزاحمت، اور بین الاقوامی سیاست کے ادراک کو بیدار کرنا تھا۔

## ۲۔ شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ مدنی (۱۹۳۳ء-۲۰۱۵ء)

جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ایم اے اور پی ایچ ڈی کی اعلیٰ ترین ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد مولانا شیر علی شاہ مدنی نے دارالعلوم حقانیہ میں صحیح مسلم، سنن ابی داؤد اور فلسفہ و منطق (قاضی مبارک، حمد اللہ) کا تدریسی فریضہ سنبھالا۔ آپ کا درس مسلم سند، رجال اور فقہی مقارنہ کا بحر بے کنار تھا۔ آپ بلا معاوضہ، محض رضائے الہی کے لیے تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

### فصل سوم: دورِ ثالث (۲۰۰۰ء تا ۲۰۲۲ء)۔ عصر حاضر اور جدید فقہی تخصصات

۲۱ ویں صدی کے آغاز کے ساتھ اکابرین حقانیہ (مولانا انوار الحق، مولانا راشد الحق سمیع، مولانا خزانہ الخواص وغیرہ) نے روایتی درس نظامی کے ساتھ تخصصات (تخصص فی الحدیث، تخصص فی الفتویٰ، اسلامی معیشت، اور کمپیوٹرو زبان دانی کورسز) کا باقاعدہ آغاز کیا تاکہ طلباء عصر حاضر کے قانونی اور فکری چیلنجز پر عبور حاصل کر سکیں۔

باب سوم: مشائخ اکوڑہ خٹک کی تصنیفی و تالیفی خدمات

### فصل اول: ۱۹۴۷ء تا ۱۹۷۰ء کی علمی تالیفات، مجلات اور فتاویٰ

تصنیف و تالیف میں اکوڑہ خٹک کے مشائخ نے زبردست علمی علمی خدمات سر انجام دیں:

- دعوة الحق: شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے فکری، عقائدی اور سائنسی مقالات کا مجموعہ۔
- ماہنامہ الحق: ۱۹۶۵ء میں مولانا سمیع الحقؒ کی زیر ادارت جاری ہونے والا یہ مجلہ برصغیر کے موثر ترین صحافتی و دینی ترجمانوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس نے الحاد، اشتراکیت اور قادیانیت کے خلاف علمی صحافتی جہاد کیا۔

### فصل دوم: ۱۹۷۰ء تا ۲۰۰۰ء۔ "قادیانی حقانیہ" اور تحقیقاتی کتب

اس دور کا سب سے عظیم الشان تحریری کام \*\* "قادیانی حقانیہ" کی تدوین و اشاعت ہے۔ دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ کے المفتی اعظم اور مفتیانِ کرام نے ہزاروں فتاویٰ کو توبیخ کے ساتھ مرتب کیا۔ اس فتاویٰ سیریز کی خصوصیات یہ ہیں:

1. فقہ حنفی کے رائج اقوال اور متون معتبرہ (ہدایہ، رد المحتار، عالمگیری) سے استدلال۔
2. جدید معاشی و طبی مسائل (انشورنس، شیرسز، جدید عمل جراحی، اور دفتری قوانین) کی شرعی تنقیح۔
3. عربی نصوص کے ساتھ عام فہم، جامع اور مدلل اردو جوابات۔

اس کے علاوہ مولانا عبد القیوم حقانی کی تصانیف ("ساعتے با اولیاء"، "صحبتے با اہل حق"، تذکرہ اکابر) نے برصغیر کی سوانحی تاریخ میں نیا اضافہ کیا۔

### فصل سوم: ۲۰۰۰ء تا ۲۰۲۲ء۔ جدید فتاویٰ اور فقہی تخصصات

دورِ حاضر میں تحفظِ ناموس رسالت ﷺ، ردِ قادیانیت، اور اسلامی بینکنگ کے متبادل طریقوں پر متعدد تحقیقی کتب شائع ہوئیں۔ مولانا شیر علی شاہ مدنی کا مقالات کا مجموعہ "گنجینہ علم و عرفان" شائع ہو کر مقبول عام ہوا۔

باب چہارم: تصوف اور تزکیہ نفس کے میدان میں مشائخ اکوڑہ خٹک کی خدمات

### فصل اول: سلاسل تصوف اور اکابرین اکوڑہ خٹک

مشائخ اکوڑہ خٹک ظاہر و باطن کا جامع امتزاج تھے۔ ان اکابرین کا تعلق سلاسل اربعہ (چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، اور قادریہ) سے تھا:

- مولانا عبدالحقؒ حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور مولانا عبد القادر رائے پوریؒ سے بیعت و مجاز تھے۔
- مولانا شیر علی شاہ مدنیؒ سلسلہ نقشبندیہ اور چشتیہ میں اجازت بیعت رکھتے تھے اور ان کے ہزاروں متوسلین نے اصلاحِ نفس حاصل کی۔

### فصل دوم: "تصوف کتاب و سنت" اور بدعات کا رد

ان اکابرین کا تصوف \*\* "تصوف کتاب و سنت" \*\* تھا، جس میں پیر پرستی، قبور پر خلاف شرع رسومات، اور بدعات کا سخت ترین تعاقب کیا گیا۔ ان کا بنیادی موقف یہ تھا کہ تصوف کی حقیقت سنت نبوی ﷺ کی کامل اتباع اور تفسیر قلب کا نام ہے۔

### فصل سوم: مجالس ذکر اور خانقاہی اصلاحی نظام

دارالعلوم حقانیہ اور جامعہ اسلامیہ میں روزانہ، ہفتہ وار اور سالانہ اصلاحی مجالس کا اہتمام ہوتا تھا جہاں لاکھوں طالبین کو ذکر الہی، مراقبہ، اور تزکیہ اخلاق کی عملی مشق کروائی جاتی تھی۔

### باب پنجم: سیاسی، قومی، اجتماعی اور بین الاقوامی خدمات

### فصل اول: تحریک تحفظ ختم نبوت اور تحریک نفاذ شریعت

مشائخ اکوڑہ خٹک، بالخصوص مولانا عبدالحق اور مولانا سمیع الحق، نے ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکات ختم نبوت میں قیادت کا فریضہ انجام دیا۔ مولانا عبدالحق نے بطور رکن قومی اسمبلی اسمبلی کے اندر اور باہر قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے تاریخی کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو اسلامی بنانے اور آئین میں ۲۲ نکات علماء شامل کروانے میں ان کا کلیدی کردار رہا۔

### فصل دوم: افغان جہاد، بین الاقوامی اسلامی سفارتکاری اور عالمی کردار

۱۹۷۹ء میں جب اتحاد شوروی (USSR) نے افغانستان پر حملہ کیا، تو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک افغان مجاہدین اور مجاہدین کا عظیم ترین فکری و علمی پناہ گاہ ثابت ہوا۔ مولانا سمیع الحق نے عالمی سطح پر افغان عوام کی آزادی کے لیے اتحاد تنظیم علماء اور دفاع افغانستان کونسل کے پلیٹ فارم سے تاریخ ساز سفارتی جدوجہد کی۔ اس تزویراتی کردار کی وجہ سے مغربی میڈیا نے حقانیہ کو خطے کی اہم ترین فکری درگاہ تسلیم کیا۔

### نتائج، خلاصہ بحث و تجاویز

#### خلاصہ بحث

یہ جامع مقالہ ثابت کرتا ہے کہ اکوڑہ خٹک کا تاریخی قصبہ برصغیر کی تاریخ، جغرافیہ، ادب اور بالخصوص اسلامی علوم کی آبیاری میں بے مثل مقام رکھتا ہے۔ ملک اکوڑہ خان کی بنیاد رکھی گئی سرائے سے لے کر دارالعلوم حقانیہ تک کا سفر پاکستان کی اسلامی اور فکری بقا کا ضامن ثابت ہوا ہے۔

### نتائج (Findings)

1. مشائخ اکوڑہ خٹک نے دیوبندی علمی و تدریسی روایت کو پاکستان میں قائم و دائم رکھا اور دارالعلوم حقانیہ کو "دیوبند ثانی" کے طور پر عالمی سطح پر متعارف کروایا۔
2. تدریس حدیث، تفسیر اور فتاویٰ نگاری میں اکوڑہ خٹک کے مشائخ نے روایتی نصوص کے ساتھ عصر حاضر کے اجتہادی و قانونی مسائل کا حل پیش کیا۔
3. تصوف اور تزکیہ نفس میں بدعات کا قلع قمع کر کے شریعت اور طریقت کے جامع امتزاج کو رائج کیا۔
4. قومی اور بین الاقوامی میدانوں میں ختم نبوت، اسلامی آئین، اور مظلوم مسلم اقوام (بالخصوص افغانستان) کی حمایت میں تاریخی اور سفارتی کردار ادا کیا۔

### سفارشات و تجاویز (Recommendations)

1. دارالعلوم حقانیہ اور اکوڑہ خٹک کے دیگر مساجد و مدارس میں موجود ہزاروں غیر مطبوعہ نایاب قلمی نسخوں اور تاریخی خطوط کو ڈیجیٹائز کر کے بین الاقوامی آن لائن ریسرچ پورٹل قائم کیا جائے۔
2. مشائخ اکوڑہ خٹک کی بین الاقوامی اسلامی سفارتکاری، سیاسی نظریات اور فتاویٰ جات پر یونیورسٹیوں کی سطح پر الگ الگ تخصصی مقالات (Ph.D. Dissertations) تحریر کروائے جائیں۔

### تفصیلی مصادر و مراجع (Comprehensive Bibliography)

اس تو سب سے شیعہ مقالے کی تدوین میں درج ذیل بنیادی علمی، فقہی، تاریخی اور تذکراتی مصادر و مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے:

#### الف: علوم قرآن، حدیث اور تفاسیر

1. حقانی، مولانا عبدالحق، درس صحیح البخاری (مخطوط و یادداشت ہائے درس)، اکوڑہ خٹک: مکتبہ دارالعلوم حقانیہ، ۱۹۸۰ء۔
2. مدنی، شیخ الحدیث مولانا شیر علی شاہ، تقاریر صحیح مسلم و سنن ابی داؤد، اکوڑہ خٹک: مکتبہ حقانیہ، ۲۰۰۸ء۔
3. شاہ، مولانا سید کرم (بادشاہ گل)، مفتاح مشکوٰۃ (درس مشکوٰۃ المصابیح)، اکوڑہ خٹک: جامعہ اسلامیہ، ۱۹۷۵ء۔

#### ب: فقہ، فتاویٰ اور اجتہاد

1. حقانی، مولانا سبیح الحق و دارالافتاء، فتاویٰ حقانیہ (کثیر الجلد مجموعہ فتاویٰ)، جلد اول تا ششم، اکوڑہ خٹک: دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ، ۲۰۰۲ء۔
2. دہلوی، مفتی اعظم مولانا کفایت اللہ، کفایت المفتی، ملتان: فاروقی کتب خانہ، ۱۹۷۱ء۔
3. ابن عابدین الشامی، محمد امین، رد المحتار علی الدر المختار (فتاویٰ شامی)، بیروت: دار الفکر، ۱۹۹۵ء۔
4. المرغینانی، برہان الدین، الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، کراچی: مکتبۃ البشری، ۲۰۰۶ء۔

#### ج: سوانح، تذکرے اور تاریخ مدارس

1. حقانی، مولانا عبد القیوم، ساعی باولیاہ (تذکرہ مشائخ دیوبند و اکوڑہ)، کراچی: القاسم اکیڈمی، ۲۰۰۵ء۔
2. حقانی، مولانا عبد القیوم، صحبتہ با اہل حق (سوانح شیخ الحدیث مولانا عبدالحق)، کراچی: القاسم اکیڈمی، ۱۹۹۰ء۔
3. نیازی، عامر شاہ، تذکرہ اکابرین دیوبند و پختونخوا، پشاور: جدون پبلشرز، ۲۰۱۸ء۔
4. عثمانی، مولانا محمد تقی، نقوش رفنگال، کراچی: مکتبہ معارف القرآن، ۲۰۰۷ء۔
5. الحسنی، سید عبدالحی، نزہۃ الخواطر و بھجۃ المسامح والنواظر، بیروت: دار ابن حزم، ۱۹۹۹ء۔

#### د: تاریخ، جغرافیہ، نسلیات اور پشتو ادب

1. خٹک، ملک افضل خان، تاریخ مرصع (پشتو متن و اردو ترجمہ)، پشاور: پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی، ۱۹۶۵ء۔
2. خٹک، خوشحال خان، کلیات خوشحال خان خٹک (مرتبہ: پروفیسر پریشان خٹک)، پشاور: معلوماتی پبلشرز، ۱۹۷۸ء۔
3. خٹک، پروفیسر پریشان، پشتون کون؟ (نسلیاتی و تاریخی جائزہ)، پشاور: پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی، ۱۹۸۳ء۔
4. کاکاخیل، سید بہادر شاہ ظفر، پشتانہ د تاریخ پور۶۱۰۰ (پشتو)، پشاور: یونیورسٹی بک ایجنسی، ۱۹۶۳ء۔
5. غبار، میر غلام محمد، افغانستان در مسیر تاریخ، کابل: مطبعہ دولتی، ۱۹۶۷ء۔
6. مہر، غلام رسول، سیرت سید احمد شہید (تحریک مجاہدین)، لاہور: کتاب منزل، ۱۹۵۲ء۔

#### ہ: سیاسی، ملی تحریک اور صحافت

1. حقانی، مولانا عبدالحق، دعوۃ الحق (مجموعہ مقالات و تقاریر)، اکوڑہ خٹک: مکتبہ دارالعلوم حقانیہ، ۱۹۸۳ء۔
2. ماہنامہ الحق، شمارہ جات و خاص نمبرز (۱۹۶۵ء تا ۲۰۲۲ء)، اکوڑہ خٹک: دارالعلوم حقانیہ۔
3. حقانی، مولانا سبیح الحق، افغان جہاد اور عالمی سیاست، اکوڑہ خٹک: مجلہ الحق پبلیکیشنز، ۲۰۰۳ء۔
4. فاروقی، مولانا فیاض الرحمن، تحریک تحفظ ختم نبوت کی تاریخ، فیصل آباد: اشاعت الاسلام، ۱۹۸۵ء۔
5. ڈاکٹر میاں سہیل احمد، خیبر پختونخوا میں دینی مدارس کی تاریخی و سیاسی خدمات، اسلام آباد: اسلامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ۲۰۱۵ء۔